مرزائی دائرۂ اسلام سے خارج ہیں

خبار العالم الاسلامی مکہ مکرمہ

ترجمہ : مولانا حافظ سیف الرحمٰن بی اے ساہیوال

مکہ مکرمہ سے ایک اور اجماعی قرارداد

سعودی عربیہ کی فقہی کمیٹی کا فیصلہ

سماحۃ الشیخ عبداللہ بن حمید حفظ اللہ جو سعودی عرب کی سپریم کورٹ کے چیف جسٹس اور فقہی کمیٹی کے صدر ہیں کی زیر صدارت مورخہ ۱۵ر جولائی ۷۹ء کو دو قرار دادیں پاس ہوئیں ان میں سے ایک بہائی مذہب کے متعلق اور دوسری قادیانیت کے متعلق ہے ۔ قادیانیت کے بارہ میں سعودی عرب کی فقہی کمیٹی کا فتویٰ اور فیصلہ قارئین کرام کی خدمت میں ترجمہ کی صورت میں پیش کیا جاتا ہے ۔ ——— ادارہ ———

الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ وعلیٰ آلہ وصحبہ ومن اھتدی بھا ھم ۔

امابعد ——— ۱۷ر شعبان ۱۳۹۸ھ بمطابق ۱۵ر جولائی ۱۹۷۸ء کو فقہا کمیٹی کا مکہ مکرمہ میں ایک اجلاس منعقد ہوا اس کا موضوع قادیانی مذہب تھا جس نے انیسویں صدی عیسوی میں متحدہ ہندو پاک کی کوکھ سے جنم لیا۔ اس مذہب کو " احمدی " بھی کہا جاتا ہے ۔ اس اجلاس میں ان کے مذہب کی وضاحت کی گئی اور بتایا گیا کہ اس مذہب کا بانی مرزا غلام احمد علیہ مایستحق ہے ۔ جو ۱۸۷۶ء میں ہوا ہے جس نے دعویٰ کیا تھا کہ مجھ پر وحی نازل ہوتی ہے ۔ اور میں مسیح موعود ہوں اور نبوت کا دروازہ آنحضرتؐ کی ذاتِ اقدس پر بند نہیں ہوا ۔ حالانکہ تمام مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ بابِ نبوت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی کے بعد ہمیشہ کے لئے بند ہو گیا ۔ جیسے قرآن وسنت اس کے شاہد ہیں ۔ اس نے یہ دعویٰ بھی کیا تھا کہ مجھ پر " وحی " کا نزول بکثرت ہوا ہے ۔ اور دس ہزار سے زائد آیات مجھ پر نازل کی گئیں ——— مزید برآں اس کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ جو شخص میری نبوت کو جھٹلاتا ہے وہ کافر ہے ۔ قادیان کا " حج " تمام مسلمانوں پر لازم ہے ۔ کیونکہ یہ شہر شرف وفضیلت میں مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی طرح مقدس ہے ۔ (نعوذ باللہ من ذالک) اور

قرآن پاک میں جہاں کہیں مسجد اقصیٰ کا ذکر آیا ہے اس سے مراد یہی شہر ہے ۔ یہ تمام باتیں اس کی کتاب "براہین احمدیہ" اور اس کے رسالہ "تبلیغ" میں مذکور ہیں فقہی کمیٹی اس اجتماع میں مرزا بشیر الدین محمود (جو مرزا غلام احمد کا بیٹا اور خلیفہ تھا) کے احوال اور تصریحات بھی زیر بحث آئیں ان میں سے چند ایک مندرجہ ذیل ہیں :-

یہ سب باتیں اس کی کتاب "آئینہ صداقت" میں مذکور ہیں ۔

۱۔ جو مسلمان مسیح موعود یعنی مرزا غلام احمد قادیانی کی بیعت سے انحراف کرتا ہے خواہ اس نے اس کا پیغام سنا ہو یا نہ ، وہ کافر ہے اور دائرۂ اسلام سے خارج ہے ۔

۲۔ اس کے رسالہ "الفضل" میں مذکور ہے وہ اپنے والد مرزا غلام احمد سے بیان کرتا ہے وہ کہتا ہے کہ ہمارا مسلمانوں کے ساتھ سخت اختلاف ہے ، اللہ ، رسول ، قرآن کریم ، نماز ، روزہ ، حج ، زکوٰۃ وغیرہ میں ہم مسلمانوں کے خلاف ہیں اور ہمارے اور ان کے درمیان جوہری اختلاف ہے ۔ (الفضل ۳۰ جون ۱۹۳۱ء)

۳۔ اس رسالہ کی تیسری جلد میں مذکور ہے کہ مرزا غلام احمد وہ نبی ہے جسکی قرآن پاک نے شہادت دی ۔ "وہ کہتا ہے کہ : وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ ۔ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے میرے متعلق خوشخبری دی ہے (انوار خلافت ص۲۱)

نیز اسی اجتماع میں اس بات پر بھی بحث ہوئی کہ علمائے اسلام نے اس قادیانی ٹولے کو کلیۃً اسلام سے خارج قرار دیا ہے ۔

ان تصریحات کی بناء پر پاکستان کی قومی اسمبلی نے فیصلہ صادر کیا کہ مرزائیوں سے تعلقات کی نوعیت وہی ہونی چاہئے جو غیر مسلموں کے ساتھ ہے اور یہ کہ وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہونے کی وجہ سے غیر مسلم اقلیت ہیں ۔

ان کے عقیدہ میں یہ بات بھی شامل ہے کہ انگریز کے خلاف جہاد کرنا حرام ہے ، بلکہ جہاد کا عقیدہ رکھنا گناہ ہے اس سے اس کا مقصد انگریز حکومت کی وفاداری اور ان سے انعام حاصل کرنا تھا ۔ چنانچہ اس نے جہاد کی حرمت اور انگریز کی وفاداری کے متعلق متعدد کتابیں اور رسالے لکھ کر اپنے سفید فام آقا کے سامنے ہدیۂ عقیدت کے طور پر پیش کئے ۔ (شہادت القرآن طبع سادس ص۱)

اس سلسلہ میں ایک کتاب کے ضمیمہ میں لکھتا ہے " میں مومن ہوں جب میرے پیروکار بڑھ جائیں گے اور ان کی تعداد میں کثرت سے اضافہ ہو جائے گا تو جہاد کا عقیدہ رکھنے والے مسلمانوں کی قلت ہو جائے گی کیونکہ میں مسیح یا مہدی ہوں ، میں جہاد کا انکار کرتا ہوں (رسالہ ابوالحسن علی ندوی ص۲۵)

جب علماء اور فقہاء کی کمیٹی کو مذکورہ بالا مستند حوالوں اور دیگر باوثوق ذرائع سے قادیانیوں کے عقائد

اس کی بنیاد اور خطرناک نتائج کا علم ہوا جو اسلامی عقیدہ کے سراسر منافی ہیں اور مسلمانوں کے لئے نہایت خطرناک ہے۔ اور خطرہ ہے کہ مسلمانوں کو ان کے عقائد صحیحہ سے منحرف کر کے باطل عقیدہ کیطرف نہ پھیر دے تو ان حقائق کی روشنی میں اس کمیٹی نے متفقہ طور فیصلہ کیا اور علماء نے فتویٰ دیا کہ قادیانی عقیدہ جسے احمدی بھی کہا جاتا ہے۔ سراسر اسلام کے منافی ہے اور یہ عقیدہ رکھنے والا بلاشبہ کافر اور مرتد ہے۔ خواہ وہ خود کے مسلمان سمجھنے کا دعویٰ کرے۔ یہ لوگ مسلمانوں کو دھوکا دینے اور گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس لئے یہ فقہی کمیٹی اعلان کرتی ہے کہ مسلمانوں کے ذمے۔ خواہ وہ حکمران ہوں یا علماء مصنفین ہوں، خطیب ہوں یا داعی۔ فرض ہے کہ اس گمراہ ٹولے کا سختی سے مقابلہ اور محاسبہ کریں دنیا میں جہاں کہیں اس باطل ٹولے کا وجود نظر آئے اس کا قلع قمع کرنے کے لئے کمربستہ ہوجائیں۔ وباللہ التوفیق۔ (اخبار العالم الاسلامی عدد نمبر ۶۲۸ بمطابق ۱۰ ر جمادی الثانیہ ۱۳۹۹ھ)

بقیہ: ابوبکر احمد بن علی الرازی الجصاص:

۶۷ نفس المصدر۔ ایضاً تاریخ نیشاپوری لابی عبداللہ الحاکم صہ ۱۲۵۔ المنتظم ۳۴۶۔ اردو دائرۃ المعارف الاسلامی میں الاصم کا نام العاصم (ASIM) نقل کیا گیا ہے جو مترجم کی غلطی معلوم ہوتی ہے اس لئے کہ انسائیکلو پیڈیا آف اسلام میں یہ نام درست دیا گیا ہے۔

اسی طرح اسی مضمون کے اردو مترجم نے ابوبکر الجصاص کے اساتذہ میں گجراتی نام کا ایک شخص متعارف کرایا ہے۔ جو ناقابل تسلیم ہے اس لئے کہ راقم الحروف کو ان کے اساتذہ میں اس نام کا کوئی شخص نظر نہیں آیا۔

۶۹۔ البدایہ والنہایہ ۳۴۵، المنتظم ۳۴۵ھ

۷۰۔ تذکرۃ الحفاظ (۳/۸۸۳) (۸۵۱)

شذرات الذہب ۱۵۳ھ تاج التراجم نمبر ۹۱ (۳۰۹) تاج التراجم میں یہی نام عبدالباقی بن جامع نقل کیا گیا ہے جو مطبعہ کی غلطی معلوم ہوتی ہے۔

۷۱۔ کتاب العبر ۳۶۰ھ۔ شذرات الذہب۔ ۳۶۔ المنتظم ۳۶۰ھ۔ ابن خلکان۔ وفیات الاعیان جلد دوم صہ ۱۴۱۔ ۳۶۰ھ۔

۷۲۔ الانساب۔ الاصفہانی۔ شذرات الذہب ۳۴۶ھ

نوٹ۔ اس مضمون کا کچھ حصہ ادارہ تحقیقات اسلامی کے ایک انگریزی مجلے کے جون ۱۹۷۷ء کے شمارے میں چھپ چکا ہے۔ اس طرح یہ مضمون اس مقدمے کا ایک حصہ ہے جو راقم الحروف نے اپنے ڈاکٹریٹ کے مقالے اصول الجصاص (ابواب الاجتہاد والقیاس) کے لئے انگریزی میں لکھا ہے۔

واللہ اعلم بالصواب۔ وما توفیقی الا باللہ

۔۶۶۳